الراشد الغفور

کیا فرماتے ہیں علماء کرام

جب ایک استاد کسی ادارے کی شاخ میں پڑھا رہا ہو اور ہر مہینے کے اختتام پر وہ مرکز سے اپنی تنخواہ کا مطالبہ کرتا رہے لیکن مرکز والے اپنی مجبوری کا اظہار کر کے اگلے مہینے کا ٹائم دیتا رہے۔ اسی طرح کرتے کرتے دس یا بارہ مہینے گزر جائیں عین اسی نے کسی معاملے کی وجہ سے وہ استاد چلا جائے۔ اور مرکز والوں کو فون پہ بتا دے کہ میری تنخواہ میرے والد کو دے دیں جبکہ مرکز والے دینے سے انکار کرے ان مرکز والوں کا یہ تنخواہ روکنا جائز ہے یا نہیں۔

طالب العلم عباداللہ
درجہ دورہ حدیث

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب حامداً ومصلیاً

مدرس اجیر خاص ہے۔ وقت پورا ہونے پر اس کو مقررہ تنخواہ دینا اسکا حق ہے۔ اگر کسی مجبوری کے باعث ادارے والے اس کو تنخواہ نہ دے سکے تو اب ان کیلئے انکار کرنا درست نہیں ہے۔ استاد کا ادارے سے معاملہ ختم ہونے کی وجہ سے ادارے پر اس کا سابقہ حق ختم نہیں ہوگیا۔ اس کا ادا کرنا لازم ہے۔

وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ثلاثة أنا خصمهم يوم القيامة ومن كنت خصمه خصمته يوم القيامة
رجل أعطى بي ثم غدر ورجل باع حراً فأكل ثمنه ورجل استأجر

Scanned by CamScanner

أجيرا فاستوفى منه ولم يوفه أجره.

(رواه ابن ماجة: كتاب البيوع، باب أجر الأجراء، ١/١٧٦، قديمي كتب خانه)

وعن عبد الله بن عمر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

اعطوا الأجير أجره قبل أن يجف عرقه.

(مشكوة المصابيح: كتاب البيوع، باب الإجارة، الفصل الثاني، ٢/٥٥١، رقم ٢٩٨٧، دار الكتب العلمية)

المراد منه مبالغة في إسراع الإعطاء وترك الإمطال في الإيفاء.

(مرقاة المفاتيح: كتاب البيوع، باب الإجارة، ٦/١٨٢، رشيدية)

(والثاني) وهو الأجير (الخاص) ويسمى أجير وحد (من يعمل لواحد عملا مؤقتا بالتخصيص ويستحق الأجر بتسليم نفسه في المدة وإن لم يعمل.

(الدر المختار: كتاب الإجارة، مبحث الأجير الخاص، ٩/١١٧، دار المعرفة) فقط

والله تعالى أعلم بالصواب

كتبه: محمد راشد ڈسکوی

المتخصص في الفقه الإسلامي

بالجامعة الفاروقية بكراتشي

٢٣/٥/٣٥ھ

الجواب صحيح

محمد يوسف أفشاني

٢٥/٥/٣٠ھ

جامعہ فاروقیہ — دار الافتاء — شاہ فیصل کالونی کراچی

الجواب صحيح

[illegible]

٢٧/٥/٣٠ھ